Al-ʻUlūm Journal of Islamic Studies (AUJIS)
2020, 1(2), 88 - 106

خانوادہ عثمانیہ بدایوں کی کلامی مباحث پر مشتمل چند کتب: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

The Compilation of *Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn* in Theology: A Critical Study

Mazhar Husain Bhadro*[1], Muhammad Abid Nadeem, (Ph.D)**
*PhD Scholar, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University, Lahore
**Associate Prof. Department of Arabic and Islamic Studies, GC University, Lahore

Keywords:

Islamic Theology, *Khānwādah `Uthmāniah, Badāyūn*, Indo-Pak

Abstract: *Just as the stories of great ruling families are found on the political horizon of the world, so are the stories of many famous families in the Islamic scholarly world. Among them Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn holds an exceptional position due to its uniqueness and efficacy. The Scholars (ʻUlamās) of this family and their students have rendered invaluable services for advancement of Islamic teaching and their services are beyond admiration. The number of publications of this family amounts to hundreds. This also examine the authenticity and historic standing of Khānwādah `Uthmāniah on the advancement and publication of Islamic theology and education but this research explores here those books written by scholars and students of Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn related to ʻlm-ul-Kalām such as Allama Fazal Rasool Badāyūnī authored masterpieces like "Ziyārat Rasūl Ullah", "ʻAqīdah Shafāʻat", "Bwāriq-e-Muhammadiya", and "Saif-ul-Jabbār" etc. Other books include "Shams-ul-'Imaān" by Allama Muhammad Mohy-ud-dīn Osmāni, "Islam kȳ Bunyādī ʻAqāid" by Allama Abdul Qadīr Badāyūnī, "AqāidAhl-e-Sunnat" and "Jammiʻ Fatwā: Al-jawāb ul-mashkūr" by Allama Abdul Hamid Badāyūnī, "Sheikh Ibn-e-Taymiyyah ky ʻAqāid-o-Afkār" by Maulānā Abdul Sammad Chishtī Sehswaanī, "Mas'la Qayām-e-Taʻzīmī" by Maulānā Hussain Ahmad Qadrī, and some other relevant work of this pioneer family. The style of these books is simple, educational, and exploratory. Even a layman can get knowledge according to the given methodology from these books. This article explains traditional work of Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn for the promotion of Islamic theology in Indo-Pak with innovation of religious preaching for the will of God.*

Bhadro, M. H. and Nadeem, M. A. (2020). The few Compilation of Scholars and Students from *Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn* in Theology (A Critical Study). *Al-ʻUlūm Journal of Islamic Studies*, 1(2), *88 - 106*

© 2020 AUJIS. All rights reserved

[1] Corresponding author, Email: mazharhussainbhadroo@gmail.com

C

Content from this work is copyrighted by *Al-ʻUlūm* Journal of Islamic Studies, which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited in the form of a proper scientific referencing.

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کے لیے علمائے ربانیین کے سلسلے کو جاری رکھا جو مردہ دلوں کو زندہ کرتے رہے۔ ایمان کی کھیتیوں کو سیراب کرتے رہے۔ اسلام کی تاریخ میں شورائی نظام کے موروثی نظام میں تبدیل ہو جانے کے بعد اسلامی روایات کے حامل افراد کو علمائے کرام کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ برصغیر میں علمائے ربانیین نے علوم دینیہ کے فروغ کے حوالے سے بڑا کلیدی اور ماہیت کے لحاظ سے انتہائی عمدہ کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اعلیٰ کردار، انسان دوستی اور سماجی بھلائی پر مبنی تعلیمات سے برصغیر کے باشندوں کے دلوں میں ایمان کی شمع روشن کی۔ ان علمائے ربانیین نے بلا تخصیص مذہب و مسلک اسلام کے اعلیٰ اقدار اور اجتماعی مفادات کی بنیاد پر ایک اعلیٰ معاشرے کی تشکیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آج کا مورخ اس بات پر حیران رہ جاتا ہے کہ برصغیر پاک وہند میں ایک قلیل تعداد ہونے کے باوجود مسلمان کیونکر غالب و حکمران رہے؟ اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو اس کے پیچھے ہمیں انہی علمائے ربانیین کا کردار و عمل نظر آتا ہے جنہوں نے ایک منتشر خطے کو ایک فکری وحدت دی اور انسان وسماج دوستی کی اعلیٰ اقدار کو فروغ دیا۔

ان علمائے ربانیین کے علم و عمل کی ترقی، علوم دینیہ کا احیاء اور معاشرتی اثر ونفوذ دیکھ کر بعض نام نہاد علمائے سو نے اپنے روحانی تعیش اور سماجی وقار کے پیش نظر دین میں متعدد خرافات اور غیر اسلامی نظریات کو شامل کر کے ان کی اصل روح اور مقصد کو متاثر کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان کی کوششیں مجددین وقت اور علوم دینیہ کے احیاء کے علم برداروں کی فکری وشعوری تعلیمات کے سامنے کوئی برگ وبار نہ لا سکیں۔ ان علمائے ربانیین نے ایک اور قدم آگے بڑھ کر علوم دینیہ کے فروغ کے لیے سیاسی حلقوں میں ایک مضبوط اور طاقتور حزب اختلاف کا بھی کردار ادا کیا۔

ان علمائے ربانیین نے علوم دینیہ کے مختلف گوشوں سے حالات حاضرہ کے مطابق عوام الناس کو مستفید کرنے کے لیے کتب تالیف کیں۔ جن میں قرآن، حدیث، تفسیر، سیرت، کلامی مباحث، تذکرہ نویسی، ادب، فلسفہ، تصوف، سماجیات، معاشیات، سیاسیات اور استغراب جیسے مباحث پر کتب شامل ہیں۔ اس آرٹیکل میں کلامی مباحث کے حوالے سے تحریر کی گئی کتب کا تحقیقی مطالعہ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ علم العقائد کے حوالے سے پیدا شدہ مسائل کی تہہ تک پہنچا جا سکے اور بروقت ان کا تدارک کیا جا سکے۔

خانوادہ عثمانیہ بدایوں[1]

برصغیر پاک وہند میں علوم دینیہ کے فروغ میں خانوادہ عثمانیہ بدایوں نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ قاضی دانیال قطری، حضرت عثمان غنیؓ کی اولاد سے تھے۔ جو ساتویں صدی ہجری (کتب سوانح و تاریخ میں سن متعین نہیں ہے البتہ سن وصال ۶۲۵ھ درج ہے) کے آغاز میں اسلامی افواج کے ساتھ آئے اور لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ پھر دیوبند منتقل ہوئے، پھر قاضی عساکر بدایوں بنائے گئے اور سید احمد بخاری (والد سید نظام الدین اولیاء) کے بعد قاضی بدایوں مقرر ہوئے اور یہیں قیام پذیر ہوگئے۔ اس وقت سے اس خانوادہ کی علمی و دینی خدمات کا سلسلہ قائم و جاری ہے۔ خانوادہ عثمانیہ کی خدمات کا دائرہ آٹھ صدیوں پر محیط ہے۔ یہ ایک ایسا شرف و امتیاز ہے جو شاید برصغیر کے بہت کم خانوادوں کو حاصل ہے۔[2] خانوادہ عثمانیہ بدایوں اپنے دامن میں پورا دبستان لیے ہوئے ہے۔ جو تاریخ کے ہر دور میں سرسبز و شاداب نظر آتا ہے۔ کلامی مباحث کے حوالے سے اس خانوادے کے علما اور تلامذہ نے متعدد کتب تصنف کیں جن میں فضل رسول بدایونی، محمد محی الدین قادری عثمانی، عبد القادر بدایونی، حکیم عبد القیوم شہید قادری، عبد الحامد بدایونی، سید عبد الصمد چشتی سہسوانی، حبیب الرحمٰن قادری، حسین احمد قادری اور دلشاد احمد قادری کی کتب شامل ہیں۔ کلامی مباحث پر مشتمل کتب کا تحقیقی مطالعہ کرنے کا مقصد امت مسلمہ میں علم العقائد کے حوالے سے پیدا ہونے والے مسائل کو قرآن، حدیث اور سلف صالحین کے اقوال و افکار کی روشنی میں جانچا جاسکے اور اس کی صحیح روح تک پہنچا جاسکے۔ امت مسلمہ میں اغیار نے جو تشکیک و الحاد کے بیج بوئے ہیں ان کا قلع قمع کیا جاسکے اور ان مسائل کے نتیجے میں پیش آمدہ مسائل سے پیشگی بچا جاسکے۔

1۔ بدایوں برصغیر پاک وہند کا ایک قدیمی شہر ہے جو کہ ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش میں واقع ہے۔ علمی، روحانی اور فکری اعتبار سے بدایوں کو مدینۃ الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی باقاعدہ بنیاد ۹۰۵ء میں ایک ہندو راجا نے رکھی جبکہ ۱۰۳۰ء میں سلطان محمود غزنوی کے بھانجے سالار مسعود غازی نے اسے فتح کیا۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے روح رواں خواجہ نظام الدین اولیاء کا تعلق بھی سرزمین بدایوں سے تھا۔ (دیکھیے: خانقاہ عالیہ قادریہ: تعارف و خدمات، بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، س ن، ۳)۔

2۔ عبد العلیم مجیدی، **تذکرہ خانوادہ قادریہ** (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۲ء)، ۹۔

زیارت روضہ رسول ﷺ

یہ فضل رسول بدایونی[3] کی تصنیف ہے۔ مفتی صدرالدین آزردہ صدرالصدور دہلی نے ۱۲۶۴ھ میں روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے مسئلہ پر "منتهيالمقالفيشرححديثلاتشدالرحال" رسالہ تالیف کیا۔ منتهی المقال کی پہلی اشاعت کے بعد کسی نے اس کے مباحث کے سلسلہ میں سات سوال لکھ کر فضل رسول بدایونی کو بھیجے تھے۔ یہ کتاب زیارت روضہ رسول ان سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ مثال کے طور پر سائل سوال نمبر ۶ میں کہتا ہے:

> "ابن تیمیہ حنبلی تھے اور بے شمار مسائل میں مذاہب اربعہ کے علما نے آپس میں اختلاف کیا ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ بھی اسی قسم کے مسائل میں سے ہو سکتا ہے۔"[4]

فضل رسول بدایونی مندرجہ بالا سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

> "ابن تیمیہ کے یہ اقوال ان کے حنبلی ہونے کی حیثیت سے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ مسئلہ مذہب امام احمد بن حنبل میں آیا ہے بلکہ اس مسئلہ میں جمہور حنابلہ، حنفی، شافعی اور مالکی علما کے ساتھ متفق ہیں۔ اس مسئلہ میں ابن تیمیہ کا مسلک دین میں ابتداع اور اجماع کے خلاف ہے۔"[5]

فصل الخطاب

فصل الخطاب، فضل رسول بدایونی کی تصنیف ہے۔ اس کا پورا نام "فصل الخطاب بين السني و بين أحزاب عندالوهاب" ہے۔ چونکہ یہ رسالہ ایک خاص قسم کے افکار و نظریات کے تنقیدی محاسبہ کے سلسلے میں لکھا گیا ہے۔ اس لیے

3۔ فضل رسول بدایونی ۱۲۱۳ھ کو بدایوں میں پیدا ہوئے، مروجہ درسی کتب کی تحصیل و تکمیل مولوی نورالحق فرنگی محلی انوارالحق فرنگی محلی جو کہ بحرالعلوم ملا عبدالعلی کے شاگرد تھے سے کی۔ علم طب حکیم ببر علی خان موہانی سے حاصل کی۔ علم حدیث و تفسیر شیخ مکہ عبداللہ سراج اور شیخ عابد مدنی سے پڑھا۔ علم تصوف اپنے والد گرامی سے حاصل کیا۔ اجازت و خلافت بھی اپنے والد ماجد سے پائی۔ ساری زندگی مخلوق کی ہدایت و تعلیم اور درس و تدریس میں مشغول رہے۔ آپ نے سولہ سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ ۱۲۸۹ء میں وصال ہوا اور بدایوں میں مدفون ہوئے۔ (دیکھیے: خوشتر نورانی، **علامہ فضل حق خیر آبادی: چند عنوانات**، نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، ۲۰۱۳ء، ۱۹۳)۔

4۔ فضل رسول بدایونی، **زیارت روضہ رسول**، ترجمہ و ترتیب، اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۹ء)، ۳۶۔

5۔ نفس مرجع، ۵۰۔

اس میں ان افکار و نظریات کے حاملین کی کتب سے ۱۱۰ اقوال کا انتخاب کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ اقوال اہل سنت کے مخالف ہیں اور معتزلہ و خوارج وغیرہ کے عقائد و نظریات کے موافق ہیں۔ پھر ان عقائد و نظریات کی تردید میں جمہور علما اہل سنت اور علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کی کتب سے استدلال کیا ہے۔ اس رسالہ کے جواب میں حیدر علی ٹونکی (م ۱۲۷۳ھ) نے ایک رسالہ "کلمۃ الحق" کے نام سے تصنیف کیا پھر اس کے جواب میں علامہ فضل رسول بدایونی نے "تلخیص الحق" نامی کتاب تصنیف کی۔ فضل رسول بدایونی کے اس استدلال اور جواب پر اٹھارہ علما کرام نے دستخط اور مواہیر ثبت کیں۔[6]

حرز معظم

فضل رسول بدایونی نے ۱۲۶۵ھ میں اردو زبان میں تالیف کی۔ چند سال بعد عبد القادر بدایونی نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ "مجموعہ رسائل و فرائد" کے نام سے شائع کیا۔ اس مجموعہ میں حرز معظم کے علاوہ تین رسائل اور بھی تھے۔ یہ مجموعہ ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء میں مطبع کوہ نور لاہور سے شائع ہوا۔ اس کی جدید اشاعت ۲۰۰۹ء میں تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے کی۔ یہ تبرکات و آثار کی تعظیم و تکریم کے مباحث پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے تبرکات اصلیہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تبرکات مثالیہ غیر مصنوع کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے اور آخر میں تبرکات مثالیہ مصنوعیہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ تبرکات اصلیہ کے بیان میں کتاب الشفاء کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "نبی کریم ﷺ نے حضرت حنظلہؓ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا کی۔ پھر حضرت حنظلہؓ کے پاس کوئی آدمی لایا جاتا جس کے چہرہ پر ورم ہوتا یا کوئی ایسی بکری آتی جس کے تھن متورم ہوتے تو آپ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ متورم مقام پر رکھ دیتے تو ورم دور ہو جاتا"۔[7]

عقیدہ شفاعت

یہ فضل رسول بدایونی کی تالیف ہے۔ اس کا پورا نام "فوز المومنین بشفاعۃ الشافعین" ۔ اس کا سن تالیف ۱۲۶۸ھ ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۲۶۸ھ ہی میں مطبع مفید الخلائق دہلی سے اس کی اشاعت ہوئی۔ دوسرا ایڈیشن ۱۳۱۰ھ میں مطبع احمدی سے شائع ہوا۔ ۱۳۱۹ھ / ۱۹۹۸ء میں ماہنامہ مظہر حق بدایوں میں مفتی عبد الحکیم نوری مصباحی کی تسہیل کے ساتھ قسط وار شائع کیا۔ تسہیل، ترتیب اور تخریج کے ساتھ چوتھا ایڈیشن تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۰۸ء میں شائع کیا۔

6۔ فضل رسول بدایونی، **فصل الخطاب**، تسہیل و تخریج، اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۹ء)، ۴۵۔

7۔ فضل رسول بدایونی، **حرز معظم**، ترجمہ و تخریج، اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء)، ۴۰۔

فضل رسول بدایونی نے سب سے پہلے شفاعت کے متعلق جمہور اہل سنت کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد معتزلہ انکار شفاعت پر جو دلائل دیتے ہیں وہ بیان کیے ہیں۔ پھر معتزلہ کے دلائل کا رد کیا ہے۔ اس کے بعد مسئلہ شفاعت پر اہل سنت کے دلائل بیان کیے ہیں۔ اس کے بعد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور مسئلہ شفاعت کے نام سے عنوان قائم کیا ہے۔ بعد ازاں شاہ رفیع الدین دہلوی کا عقیدہ بیان کیا ہے پھر مقام محمود سے شفاعت مراد ہے کا عنوان قائم کیا ہے۔ اس کے بعد احادیث شفاعت بیان کی ہیں۔ پھر وہ اعمال جو شفاعت کو واجب کرتے ہیں ان کو درج کیا ہے۔ اس کے بعد ملائکہ، علما، شہداء، صالحین اور مؤذنین کی شفاعت کے حوالے سے روایات کو قلم بند کیا ہے۔ اس کے بعد مسئلہ شفاعت اور شاہ اسمٰعیل دہلوی کے عنوان کے تحت دلائل بیان کیے ہیں۔ شاہ اسمٰعیل دہلوی کی بیان کردہ اقسام شفاعت پر بحث کی ہے اور ان کی عبارات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ پھر فضل حق خیر آبادی کا موقف بیان کیا ہے۔ بعد ازاں متنازع عبارت پر علامہ خفاجی کی تنقید کو موضوع بحث بنایا ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی، علامہ ابو ہاشم مکی اور علامہ علی شر باسی کی تنقیدی آراء کا جائزہ بھی لیا گیا ہے پھر امام قسطلانی اور مسئلہ شفاعت کے نام سے عنوان قائم کیا ہے۔ فضل رسول بدایونی نے شفاعت کے حوالے سے مستدرک الحاکم علی الصحیحین، کتاب الایمان کی حدیث نقل کی ہے لکھتے ہیں:

> "حضرت ابو ہریرہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ شفاعت کے بارے میں آپ کے رب نے آپ پر کیا نازل کیا؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، گواہی اس طور پر کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے۔"[8]

بوارق محمدیہ

فضل رسول بدایونی کی یہ تالیف پہلی مرتبہ ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء میں مطبع دارالسلام دہلی سے پیش ہوئی۔ اس کا ترجمہ "شوارق صمدیہ" کے نام سے غلام قادر بھیروی نے کیا۔ جو ۱۳۰۰ھ میں شائع ہوا۔ اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۱۲ء میں کی۔ اس کتاب میں اسید الحق قادری نے بوارق محمدیہ ایک مطالعہ کے نام سے عنوان قائم کیا ہے۔ شوارق صمدیہ ترجمہ کے عناوین میں اس کتاب کی تصنیف کے اسباب جو مصنف نے لکھے ان کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور دلائل و براہین سے ان اسباب کا رد بلیغ کیا ہے مزید فرقہ ظاہری اور داؤد ظاہری، ابن حزم ظاہری کا احوال، شیخ ابن تیمیہ

8۔ فضل رسول بدایونی، **عقیدہ شفاعت**، تسہیل و تخریج، اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۸ء)، ۳۹۔

کے احوال، فرقہ ظاہریہ کے بعض عقیدے، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بعض افکار کو بیان کیا ہے۔ بعد ازاں اہل سنت کے نزدیک ایمان کی تعریف، مرتکب کبیرہ کا حکم، مرتکب کبیرہ کے عدم ایمان پر معتزلہ کے دلائل اور ان دلائل کے جوابات تحریر کیے ہیں۔ اس کے بعد رکن، علت، سبب، شرط اور علامت کے درمیان فرق کو بیان کیا ہے۔[9]

فضل رسول بدایونی مرتکب کبیر کے حوالے سے اہل سنت کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مرتکب کبیرہ عند اہل سنت مومن ہے اور خوارج اس کو کافر کہتے ہیں اور معتزلہ اس کو فاسق کہتے ہیں نہ مومن نہ کافر"۔[10]

سیف الجبار

یہ فضل رسول بدایونی کی تصنیف ہے۔ اس کا سب سے قدیم نسخہ ۱۲۷۸ھ کا لکھا ہوا دستیاب ہے اور مخطوطے کی شکل میں کتب خانہ قادریہ بدایوں میں موجود ہے۔ اس کی ایک اشاعت انسٹی ٹیوٹ پریس علی گڑھ سے ۱۲۸۷ھ میں ہوئی۔ ۱۲۹۲ھ میں مطبع صبح صادق سیتاپور سے عبد القادر بدایونی نے شائع کروایا۔ پاکستان سے ۱۹۷۲ء میں عبد الحکیم شرف قادری نے مکتبہ رضویہ لاہور سے اسے شائع کیا۔ بعد ازاں ماہنامہ مظہر حق بدایوں میں مطبع صبح صادق سیتاپور کے ایڈیشن کا عکس قسط وار شائع ہوا۔ اس کو جدید تقدیم و تحقیق، تخریج و ترتیب کے ساتھ تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۱۷ء میں شائع کیا۔ پاکستان میں اس کی جدید اشاعت ۲۰۱۸ء میں ورلڈ ویو پبلشرز نے کی۔[11] اس کتاب کے مشمولات میں مصنف نے سب سے پہلے احکام شرع کی تقسیم، سبب تالیف اور کتاب کی ترتیب کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد مقدمہ میں صراط مستقیم کی تفسیر اور اتباع سواد اعظم پر دلائل درج کیے ہیں۔ پہلے باب میں جس فتنے کی بابت کتاب تالیف کی۔ اس کے ظہور اور تاریخی پس منظر کو بیان کیا ہے۔ دوسرے باب میں ان کے عقائد کو بیان کیا ہے۔ بعد ازاں مفہوم شرک اور اس کی اقسام، ایک تجزیہ کے عنوان سے مفصل گفتگو کی ہے۔ اور خاتمہ کتاب کے عنوان سے ان فتنوں کے مکائد کو بیان کیا ہے۔ کتاب کے اختتام پر حواشی اور مصادر تحقیق و تخریج کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔[12]

9۔ فضل رسول بدایونی، **بوارق محمدیہ**، مترجم مولانا غلام قادر بھیروی (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۲ء)، ۴۔

10۔ نفس مرجع، ۶۴۔

11۔ فضل رسول بدایونی، **سیف الجبار**، تقدیم و تحقیق، علامہ محمد عطیف قادری (لاہور: ورلڈ ویو پبلی شرز، ۲۰۱۸ء)، ۲۱۔

12۔ نفس مرجع، ۸۔

فضل رسول بدایونی امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "سفیان ثوری نے کہا ابو حنیفہ کا علم بہت بڑا تھا۔ جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوتا اسی کو لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تھے اور ثقات کی حدیث طلب کیا کرتے تھے اور یہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہے اور علما نے کیا کہا ہے؟"[13]

شمس الایمان

یہ تصنیف محمد محی الدین قادری عثمانی[14] کی ہے۔ آپ فضل رسول بدایونی کے بیٹے ہیں۔ اس کی طباعت ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء میں ہوئی جو مطبع دہلی اردو اخبار دہلی نے شائع کی۔ اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی نے ۲۰۱۲ء میں کی۔ یہ تصنیف کتاب سراج الایمان کے جواب میں تحریر کی گئی۔ سراج الایمان کے متعلق سید عبدالباقی سہسوانی لکھتے ہیں:

> "علامہ فضل رسول بدایونی نے کتاب احقاق حق شائع کی۔ جب وہ کتاب لکھنؤ میں میرے والد گرامی مولانا سید سراج احمد سہسوانی کی نظر سے گزری تو احباب کی فرمائش پر آپ نے اس کتاب کا محققانہ و مصنفانہ جواب تصنیف کر کے بیت السلطنت لکھنؤ سے طبع کروائی۔ تصانیف علماء سہسوان کی تصانیف میں سے یہ پہلی کتاب تھی جو طبع ہوئی اس کا نام سراج الایمان رکھا گیا۔"[15]

شمس الایمان مسئلہ توسل و استعانت پر دلائل و براہین سے مزین کتاب ہے۔ یہ کتاب خطرات شیطانی اور وساوس انسانی دور کرنے کے لئے مفید ہے۔[16]

محمد محی الدین قادری عثمانی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

13۔ فضل رسول بدایونی، سیف الجبار، ۷۱۔

14۔ محمد محی الدین قادری عثمانی ۱۲۴۳ھ کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی مراحل اپنے والد فضل رسول بدایونی کی درسگاہ میں مکمل کیے۔ آپ طب میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنا سلسلہ بیعت اپنے دادا شاہ عبدالمجید قادری سے قائم کیا۔ متعدد کتب تصنیف کیں۔ مدرسہ قادریہ بدایوں میں تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ ۱۲۷۰ھ میں سہارنپور میں وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ (دیکھیے: محمد محی الدین، **شمس الایمان**، بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۲ء، ۵)۔

15۔ سید عبدالباقی سہسوانی، **حیات العلما**، ترتیب و تدوین، حنیف نقوی (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۱۰ء)، ۴۱۔

16۔ محمد محی الدین، **شمس الایمان**، ۷۔

"جائے غور ہے کہ ایک لفظ کی تفسیر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً ثابت اور قطب صحاح میں موجود، اس کے مقابلے میں ذکر کرنا قاموس و صراح و منتخب کا یا تفسیر حسینی اور عزیزی اور ترجمہ مولوی عبدالقادر وغیرہ کا اور ان کا نام رکھنا تفاسیر معتبرہ اور اسے ترجیح دینا اس پر کمال جہالت اور ناواقفی ہے۔"[17]

اسلام کے بنیادی عقائد

یہ عبدالقادر بدایونی[18] کی تصنیف ہے۔ اس کا پورا نام "أحسن الكلام فی تحقيق عقائد الإسلام" ہے۔ یہ عربی زبان میں ہے اسے ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹-۸۰ء میں تصنیف کیا گیا ہے۔ عبدالقادر بدایونی کے شاگرد غلام سادات صدیقی نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو مطبع شگوفہ فیض سے ۱۳۰۰ھ میں شائع ہوا، اسے مدارس کے طلبہ کے لئے لکھا گیا۔ یہ علم الکلام وعقائد کا مختصر متن ہے۔ یہ بعض مدارس کے نصاب میں بھی شامل تھی۔ مدرسہ اہل سنت حنفیہ پٹنہ بہار کے مطبوعہ نصاب تعلیم میں اس کا ذکر موجود ہے۔[19]

یہ کتاب مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے نصاب تعلیم میں شامل تھی۔ عبدالماجد بدایونی نے ۱۳۲۹ھ میں خلاصۃ العقائد کے نام سے اس کی اردو شرح لکھی۔ اور یہ شرح مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں پڑھائی جاتی رہی۔ مدرسہ قادریہ بدایوں کے جدید نصاب میں بھی یہ شامل ہے۔[20]

اس کے عناوین درج ذیل ہیں۔ اللہ کے متعلق عقائد، فرشتوں سے متعلق عقائد، کتابوں کے متعلق عقائد، انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے متعلق عقیدہ، امامت سے متعلق عقیدہ، صحابہ کرام کی تعظیم اور ان

17۔ نفس مرجع، ۲۸۔

18۔ عبدالقادر بدایونی ۱۲۳۵ھ کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ نور احمد عثمانی، فضل حق خیر آبادی، فضل رسول بدایونی اور شیخ جمال بن عمر حنفی مکی سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو میں متعدد کتب تالیف فرمائیں۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد کثیر ہے۔ آپ کی تصنیفات اور تحریرات کتب خانہ قادریہ بدایوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ حواشی و مضامین لاجواب اور فتاویٰ بے مثل ہیں۔ شاعری میں فقیر تخلص ہے۔ آپ کی ذہانت اور حافظہ کی تعریف آپ کے اساتذہ نے بھی کی ہے۔ آپ کا وصال ۱۳۱۹ھ کو ہوا اور بدایوں میں مدفون ہوئے۔ (سید محمد حسین بدایونی، **تذکرہ علماے ہندوستان**، تحقیق و تدوین وتحشیہ، ڈاکٹر خوشتر نورانی (لاہور: دار النعمان پبلشرز، ۲۰۱۸، ۲۵۰)۔

19۔ قاضی عبدالوحید فردوسی، **دربار حق وہدایت** (پٹنہ: مطبع حنفیہ، ۱۳۱۸ھ)، ۸۔

20۔ عبدالقادر بدایونی، **اسلام کے بنیادی عقائد**، ترجمہ، مولانا دلشاد احمد قادری (چشتیاں: انوار السلام، ۲۰۱۳ء)، ۸۔

کی شرف و فضیلت کا عقیدہ، اولیاء کرام کی ولایت کا عقیدہ، عالم دنیا کے حدوث اور اس کے متعلقات کا عقیدہ، عالم برزخ اور عالم حشر کا عقیدہ، ایمان و کفر اور معصیت و توبہ سے متعلق عقیدے شامل کتاب ہیں۔[21]

عبد القادر بدایونی اللہ تعالی کے متعلق عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا اور ہر غیب سے باخبر ہے۔ اس پر چھوٹی بڑی، ادنی و اعلیٰ یا کوئی چیز مخفی و پوشیدہ نہیں۔ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسموعات کو سنتا اور مبصرات کو دیکھتا ہے۔ اگرچہ اس کا سننا اور دیکھنا آلات سمع و بصر کا محتاج نہیں"۔[22]

مردے سنتے ہیں

یہ تصنیف حکیم عبد القیوم شہید قادری[23] کی ہے اسے دو قسطوں میں ۱۳۱۸ھ میں تحفہ حنفیہ ج ۴، ش ۱۱ اور ش ۲ میں شائع کیا گیا۔ اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۰۸ء میں کی ہے جبکہ تحقیق و تخریج کا کام دلشاد احمد قادری نے کیا ہے۔ اس کے عناوین درج ذیل ہیں۔ سب سے پہلے وجہ تالیف بیان کی گئی ہے اس کے بعد مردے کی سماعت اور سلام و کلام کے متعلق کلام کیا گیا ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا ارشاد اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا فتویٰ درج کیا ہے۔ بدن سے روح کے پانچ تعلق، اہل سنت کا اتفاقی عقیدہ، آیت سے دلیل اور اس کا جواب، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول اور اس کی وضاحت، امام جلال الدین سیوطی کا مسلک، امام ابن ہمام کا مسلک، حیوانات و جمادات کا ادراک و کلام، صاحب مجمع البحار کا مسلک، برزخی زندگی میں تمام یکساں نہیں کے عناوین شامل کتاب ہیں۔[24]

21۔ نفس مرجع، ۳۰۔

22۔ نفس مرجع، ۱۲۔

23۔ حکیم عبد القیوم شہید قادری ۱۲۸۳ھ کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ کے مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں عبد القادر بدایونی سے جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کی۔ پھر علم طب کی طرف متوجہ ہوئے۔ پہلے سراج الحق عثمانی بن فیض احمد بدایونی سے اکتساب کیا۔ بعد ازاں دہلی جاکر حکیم ابو سعید عبد المجید خان سے طب میں کمال حاصل کیا۔ سید ابو الحسین احمد نوری سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ عبد القادر بدایونی اور شاہ عبد العزیز مکی سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ کا رجب ۱۳۱۸ھ کو پٹنہ میں وصال ہوا۔ جسد خاکی بذریعہ ریل بدایوں لایا گیا اور درگاہ قادری بدایوں میں مدفون ہوئے۔ (عبد القیوم قادری، **مضامین شہید**، ترتیب و تخریج، محمد عطیف قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۸ء، ۱۲)۔

24۔ حکیم عبد القیومقادری شہید، **مردے سنتے ہیں**، تخریج و تحقیق، دلشاد احمد قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۸ء)، ۵۔

علامہ حکیم عبد القیوم شہید قادری علامہ تفتازانی کا قول نقل کرتے ہیں جو کہ شرح مقاصد میں ہے:

"نیک حضرات کے قبور کی زیارت اور نفوس قدسیہ سے استعانت کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے"۔[25]

عقائد اہل سنت

یہ تصنیف عبد الحامد بدایونی[26] کی ہے۔ یہ کتاب ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء میں تالیف کی گئی۔ پہلی بار ۱۹۴۴ء میں نظامی پریس بدایوں نے اسے شائع کیا۔ اس کے بعد ۱۹۵۱ء مین شرکت حنفیہ لمیٹڈ لاہور پاکستان سے شائع ہوئی۔ ۱۹۹۶ء / ۱۹۹۵ء میں طلباء جماعت خاصہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے اسے شائع کیا۔ ۲۰۰۰ء میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان سے شائع ہوئی۔ اب اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۰۸ء میں کی ہے۔ تخریج و تحقیق کا کام دلشاد احمد قادری نے کیا ہے۔[27] عبد الحامد بدایونی اس کا سبب تالیف لکھتے ہیں کہ یہ کتاب سید سلیمان اشرف بہاری پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ارشاد اور اپنے سلسلے کے مریدین کی خواہش پر لکھی۔[28]

عبد الحامد بدایونی حیات بعد الموت کے حوالے سے آیت قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾۔[29]

(جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ بہت خوش ہیں اس پر جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے)

25۔ نفس مرجع، ۵۰۔

26۔ عبد الحامد بدایونی ۱۳۱۸ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر سے ہی حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں عبد المقتدر قادری، عبد القدیر قادری، مفتی محمد ابراہیم، محب احمد، حافظ بخش، واحد حسین اور عبد السلام فلسفی نمایاں ہیں۔ تکمیل علم کے بعد مدرسہ شمس العلوم میں تدریس شروع کی اور ملی تحریکات میں اپنے بھائی کے ساتھ برابر شریک رہے۔ (ڈاکٹر محمد اجمل بھٹی، **عبد الحامد بدایونی: سیاسی ومذہبی خدمات ایک تجزیاتی مطالعہ**، بہاولپور: شہاب دہلوی اکیڈمی، ۲۰۱۸، ۲۴)۔

27۔ عبد الحامد بدایونی، **عقائد اہل سنت**، ۹۔

28۔ نفس مرجع، ۳۲۔

29۔ القران، ۳:۱۶۹۔۱۷۰۔

نبی کریم ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات کے احوال بیان فرما دیے ان کے حوالے سے علامہ عبد الحامد بدایونی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِى مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلاَّ حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِى هَؤُلاَءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّىْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔[30]

(حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ دیا اور ان فتنوں کی خبر دی جو ظاہر ہونگے قیامت تک جو چیز واقع ہونے والی تھی اس کو بیان کر دیا۔ اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا ۔حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں میرے ساتھیوں نے جانا اس کو جو صحابہ میں سے تھے اور بعض مفصلاً نہیں جانتے اس لیے نسیان واقع ہو گیا اور میں بھی ان میں سے ہوں اور جب کوئی چیز آپ کی بتائی ہوئی سامنے آتی ہے تو میں اسے یاد کر لیتا ہوں جیسے کہ آدمی آدمی کا چہرہ یاد کرتا ہے جبکہ وہ اس سے غائب ہوتا ہے اور جب اسے دیکھ لیتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔"

الدرر السنیۃ

یہ شیخ الاسلام سید احمد بن زینی وحلان مکی کی عربی تصنیف ہے۔ اس کا اردو ترجمہ محمد حبیب الرحمن قادری بدایونی[31] نے کیا ہے اور تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۰۹ء میں اس کو شائع کیا۔ الدرر السنیہ اپنے زمانہ تصنیف سے لے کر اب تک

30۔ مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم**، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبى صلى الله عليه وآله وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة (بیروت: دار الجیل، س ن)، رقم: ۷۴۴۵۔

31۔ حبیب الرحمان قادری انیسوی صدی عیسوی کی آخری دہائی میں بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ بدایوں کے مختلف اساتذہ سے حاصل کی اور تکمیل عبد المقتدر قادری سے کی۔ ۱۹۰۸ء میں سند فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ قادریہ بدایوں میں تدریسی فرائض سرانجام دینے لگے۔ متعدد کتب تصنیف کیں۔ آپ کا صحیح سن وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ آپ کا وصال ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء کے درمیان ہوا۔ (دیکھیے: احمد بن زینی وحلان مکی، **الدرر السنیہ**، مترجم، محمد حبیب الرحمٰن قادری بدایونی، بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۹ء، ۹)۔

مختلف ممالک سے شائع ہو چکی ہے۔ شیخ غلام حسین وزیر آبادی نے محمد حبیب الرحمٰن قادری سے اس کا ترجمہ کروا کر اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور سے شائع کروایا۔ اس ترجمہ پر سن طباعت درج نہیں ہے۔[32]

مصنف خوارج کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”حضرت علیؓ نے خوارج کو قتل کیا تو ایک شخص نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اس کو ہلاک کیا اور ہم کو راحت دی۔ حضرت علیؓ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ان جیسے کتنے ہی ابھی مردوں کی پشت میں ہیں، حمل میں بھی نہیں آئے اور ان کا آخری شخص دجال کے ہمراہ ہو گا۔“[33]

شیخ ابن تیمیہ کے عقائد وافکار

یہ تصنیف علامہ حافظ سید عبد الصمد چشتی سہسوانی[34] کی ہے۔ اس کی پہلی اشاعت ۱۲۸۷ھ / ۱۸۷۰ء میں انسٹیٹیوٹ پریس علی گڑھ سے ہوئی۔ دوسری اشاعت ۲۰۰۳ء میں انجمن حافظ بخاری پھپھوند شریف کے زیر اہتمام ”ابن تیمیہ اور علماحق“ کے نام سے ہوئی۔ اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۱۲ء میں کی۔ ترتیب و تخریج کا کام دلشاد احمد قادری نے سر انجام دیا۔ اس کے عناوین میں سب سے پہلے علامہ اسید الحق قادری کا ابتدائیہ شامل ہے۔ جس میں کتاب کے مفصل احوال درج ہیں۔ اس کے بعد حافظ بخاری، حیات و خدمات پر ایک نظر کے عنوان سے مولانا مجاہد رضا قادری کا مضمون شامل ہے۔ اس کے بعد اس کتاب کے مباحث جدید انداز اور سہل زبان میں بیان کیے گئے ہیں۔[35]

32- نفس مرجع، ۸ ۔

33- نفس مرجع، ۲۷۔

34- سید عبد الصمد چشتی سہسوانی ۱۴ شعبان ۱۲۶۹ھ / جنوری ۱۸۵۳ء بروز جمعہ سہسوان ضلع بدایوں میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب خواجہ ابو یوسف قطب الدین مودود چشتی سے جا کر ملتا ہے۔ جب آپ کی عمر چار سال ہوئی تو والدہ ماجدہ نے تعلیم کی غرض سے اپنے بھانجے مولانا سخاوت حسین کے سپرد کیا۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور گیارہ سال کی عمر تک سخاوت حسین سے صرف و نحو اور علوم شرعیہ و منطق وغیرہ متوسطات تک پڑھا۔ بعد ازاں بدایوں میں فضل رسول بدایونی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنے صاحبزادے عبد القادر بدایونی کے سپرد کیا اور نصیحت کی کہ تم ان کی تربیت کرو اور کتابوں کا دورہ کراتے رہے۔ چودہ سال کی عمر میں آپ نے جملہ علوم سے فراغت حاصل کر لی۔ مولانا سخاوت حسین سے آپ کو محمد علی خیر آبادی کی خانقاہ پر لے گئے اور اس وقت خانقاہ کے شیخ کامل حافظ محمد اسلم خیر آبادی سے بیعت ہوئے۔ آپ کا وصال ۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ / اگست ۱۹۰۵ء پھپھوند میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ (دیکھیے: محمد حسین بدایونی، **تذکرہ علمائے ہندوستان**، ۱۲۶)۔

35- سید عبد الصمد سہسوانی، **شیخ ابن تیمیہ کے عقائد وافکار**، ترتیب و تخریج، دلشاد احمد قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۲ء)، ۱۵۔

سید عبد الصمد چشتی سہسوانی نے امام یافعی کا قول ابن تیمیہ کے حوالے سے مرأۃ الجنان سے نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

"ابن تیمیہ نے کچھ عجیب و غریب مسائل بیان کئے ہیں جن میں سب سے قوی بات یہ تھی کہ انہوں نے روضہ رسول ﷺ کی زیارت سے منع کیا۔ امام غزالی، امام ابو القاسم قشیری، شیخ ابو الحسن شاذلی جیسے علما و صوفیاء پر طعن و تشنیع کی۔ اس طرح فقہی مسائل طلاق وغیرہ اور عقیدہ کے مسائل جہت باری تعالیٰ کے اثبات میں ابن تیمیہ کے اقوال منقول ہیں۔"[36]

مسئلہ قیام تعظیمی

یہ تصنیف حسین احمد قادری بدایونی[37] کی ہے۔ یہ ۱۳۳۶ھ / ۱۸-۱۹۱۷ء میں مطبع قادری بدایوں سے شائع ہوئی۔ اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۱۳ء میں کی۔ تخریج و ترتیب کا کام خالد قادری مجیدی نے سر انجام دیا ہے۔ اس کے عناوین میں سب سے پہلے اسید الحق قادری کا ابتدائیہ شامل ہے پھر تقریظات ہیں۔ خطبہ کتاب و تمہید، اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ بدعت کا مفہوم و تقسیم، تعامل سلف اور عرف و عادت کی بحث، امور خیر کی ایجاد، نبی کریم ﷺ کا مقام و مرتبہ اور تعظیم کا وجوب، صحابہ، تابعین اور ائمہ محدثین کا ادب رسول، قیام تعظیمی کے اختلاف میں دلائل اور جواز کا احوال، حرمین شریفین کا تعامل، علمائے عرب و ہند کے فتاویٰ، قیام وقت ولادت کی وجوہات، حیات بعد الممات، دعوت و انصاف، تصدیقات علمائے کرام اور فہرست مصادر و مراجع شامل ہیں۔[38]

حسین احمد قادری بدایونی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے قیام تعظیمی کے حوالے سے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے:

"حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، حضور ﷺ نے قیام فرمایا اور پیشانی پر بوسہ دیا"۔[39]

36- نفس مرجع، ۴۷۔

37- حسین احمد قادری بدایوں کے صدیقی حمیدی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کی ولادت تیرھویں صدی ہجری کی آخری دہائی میں ہوئی۔ آپ نے اپنے تعلیمی مراحل مدرسہ قادریہ بدایوں میں مکمل کیے۔ محب احمد قادری سے کچھ کتابیں پڑھیں۔ عبد المقتدر قادری کی درسگاہ سے استفادہ عام کیا۔ آپ کا سلسلہ بیعت عبد القادر بدایونی سے قائم تھا۔ (دیکھیے: حسین احمد قادری، **مسئلہ قیام تعظیمی**، تخریج و ترتیب، خالد قادری مجیدی، بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۳ء، ۷)۔

38- نفس مرجع، ۲۔

39- نفس مرجع، ۷۴۔

شارحة الصدور في أحكام القبور

یہ تصنیف محمد حبیب الرحمٰن قادری بدایونی کی ہے۔ پہلی بار نعیمی پریس مراد آباد سے ۱۳۴۵ھ میں شائع ہوئی۔ تقریباً ۸۵ سال بعد اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۰۹ء میں کی۔ تسہیل و تخریج کا کام محمد مجاہد رضا قادری نے سرانجام دیا۔ اس کتاب میں سب سے پہلے اسید الحق قادری کا ابتدائیہ شامل ہے۔ پھر تمہید، آیات قرآنیہ سے دلائل، احادیث و آثار سے دلائل روایات فقہیہ و اقوال ائمہ و علما، مخالفین کے دلائل اور ان کا رد، شبہات اور ان کا ازالہ، خلاصہ بحث، واقعات پر اجمالی نظر شامل ہیں۔[40]

اس کتاب میں حبیب الرحمٰن قادری نے احکام قبور کے حوالے سے آیات قرآنیہ، احادیث صحیحہ اور اس کے بعد فقہائے احناف کے اقوال اور جزئیات سے وضاحت کی ہے۔ علاوہ ازیں مخالفین کے دلائل کا تنقیدی جائزہ علمی انداز میں پیش کیا ہے۔[41]

محمد حبیب الرحمن قادری بدایونی احکام القبور کے حوالے سے ایک روایت نقل کرتے ہیں جو کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ:

> ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالے اور اپنے فرزند حضرت ابراہیمؑ کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگ ریزے رکھے۔“[42]

جامع فتویٰ۔الجواب المشکور

یہ تصنیف عبد الحامد بدایونی کی ہے۔ یہ تصنیف عربی زبان میں ہے۔ اس کی اشاعت مرکز جمعیت تبلیغ اسلام پیر الٰہی بخش کالونی کراچی سے ہوئی۔ اب اس کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۱۳ء میں کی ہے۔ ترتیب و ترجمہ کے فرائض دلشاد احمد قادری نے سرانجام دیے ہیں۔ اس کتاب کی فہرست مشمولات درج ذیل ہے۔ ابتدائیہ، اسید الحق قادری،

40۔ محمد حبیب الرحمٰن قادری، شارحة الصدور فی أحكام القبور، تسہیل و تخریج، مجاہد رضا قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۰۹ء)، ۵۔

41۔ نفس مرجع، ۱۴۔

42۔ نفس مرجع، ۲۷۔

تقریظ منظوم یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی، ضروری یادداشت سید عبد السلام باندوی، مکتوب بنام شاہ سعود، مقدمہ شیخ محمود ربیع ازہری، تقریظ شیخ محمد حافظ تیجانی، فتویٰ عبد الحامد بدایونی، تصدیقات علمائے پاکستان، علمائے بنگلہ دیش، علمائے ہند، علمائے شام اور آخری گزارش آزاد بن حیدر شامل کتاب ہیں۔[43]

عبد الحامد بدایونی نے جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم سے تحفظ گنبد خضراء اور صیانت آثار حرمین کی ایک عالمگیر مہم شروع کی۔ اس سلسلے میں آپ نے عالمِ اسلام کے دورے کیے اور وہاں کے علما کی تائیدات حاصل کیں۔ جن کا مفصل احوال اس کتاب میں مذکور ہے۔ ایک عربی کتابچہ جس میں گنبد خضراء اور آثار حرمین کی حفاظت و صیانت کا مطالبہ تھا وہ بھی شامل کتاب ہے۔[44]

الجواب المشکور کے مقدمے میں ابن قداح مالکی کے فتاوی کے حوالے سے لکھا ہے:

> ”جب میت اہل خیر میں سے ہو تو اس پر کوئی علامت بنا دینا بہتر ہے۔ جیسا کہ نوادر الاصول میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ ہر سال حضرت حمزہؓ کی قبر پر آتی تھیں اور اس کی مرمت و اصلاح کرتی تھیں تا کہ اس کا نشان نہ مٹ جائے“۔[45]

حق و باطل کا فیصلہ

یہ تصنیف امام محمد غزالی کی ہے۔ اس کا پورا نام ”التفرقه بين الإسلام والزندقه“ ہے۔ یہ کتاب مسئلہ تکفیر پر ہے۔ اس کا ترجمہ مفتی دلشاد احمد قادری[46] نے کیا اور اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے ۲۰۱۴ میں کی۔ ۲۰۱۵ء میں اسے دارالسلام لاہور پاکستان نے شائع کیا۔ اس کے ابتدائیہ میں علامہ محمد عطیف قادری مسئلہ تکفیر میں امام محمد غزالی کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”کسی مجتہد کی بات کا انکار یا اس کی مخالفت کفر نہیں ہے کہ آپ ﷺ سے اتفاق کرنا ایمان اور اختلاف کرنا کفر ہے۔“ [47]

43- عبد الحامد بدایونی، **جامع فتویٰ: الجواب المشکور**، ترتیب و ترجمہ، دلشاد احمد قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۳ء)، ۵۔

44- نفس مرجع، ۱۱۔

45- نفس مرجع، ۵۹۔

46- مفتی دلشاد احمد قادری مدرسہ قادریہ بدایوں میں تدریس کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں اور متعدد کتب کے مصنف بھی ہیں۔ (محمد غزالی، **حق و باطل کا فیصلہ**، ترجمہ، دلشاد احمد قادری، لاہور: دار الاسلام، ۲۰۱۵ء، ۸)۔

47- نفس مرجع، ۶۔

خلاصہ بحث

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے مشاہیر، علما اور تلامذہ کی کلامی مباحث پر لکھی جانے والی کتب میں فضل رسول بدایونی کی زیارت روضہ رسول، فصل الخطاب، حرز معظم، عقیدہ شفاعت، بوارق محمدیہ اور سیف الجبار شامل ہیں۔ محمد محی الدین عثمانی کی شمس الایمان، عبد القادر بدایونی کی اسلام کے بنیادی عقائد، حکیم عبد القیوم شہید قادری کی مردے سنتے ہیں، عبد الحامد بدایونی کی عقائد اہل سنت اور جامع فتویٰ: الجواب المشکور، سید عبد الصمد چشتی سہسوانی کی شیخ ابن تیمیہ کے عقائد و افکار، حسین احمد قادری کی مسئلہ قیام تعظیمی، ترجمہ الدر السینہ اور شارحۃ الصدور از مولانا حبیب الرحمٰن قادری اور امام محمد غزالی کی کتاب کا ترجمہ حق و باطل کا فیصلہ از دلشاد احمد قادری شامل ہیں۔ ان کتب کا اسلوب انتہائی سادہ، علمی اور تحقیقی ہے۔ ایک عام قاری آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے۔

مندرجہ بالا کلامی مباحث پر مشتمل کتب کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے بعد امت مسلمہ میں عقائد کے حوالے سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں اور ان سے منسلک دیگر مسائل کو قرآن، حدیث اور اسلاف کے اقوال و افکار کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے اور پیچیدگیوں کی تہہ تک پہنچ کر پیش آمدہ مسائل کا پیشگی تدارک کیا جا سکتا ہے۔ اسلاف کی رشحات قلم کا اگر نظر عمیق سے مطالعہ کیا جائے تو ان وسوسوں اور فتنوں کا تدارک بروقت کیا جا سکتا ہے جو متزلزل العقائد لوگ ہر وقت عوام الناس میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سلف صالحین کی علمی و تحقیقی کتب اور اقوال و افکار کو مشعل راہ بناتے ہوئے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دیا جائے تاکہ اغیار نے جو تشکیک و الحاد کے بیج امت مسلمہ کے وجود کو بکھیرنے کے لیے بوئے ہیں ان کا شافی تدارک کیا جا سکے۔

Bibliography

1. Al-Qushairī, Muslim bin Al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Dār Al-Jail, Beirūt.
2. Badāūni, ʿAbd Al-Ḥamīd, ʿAllāmah, ʿAqāid-E-Ahl-E-Sunnat, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2008.
3. Badāūni, ʿAbd Al-Qādir, ʿAllāmah, Islām K Bunyādī Aqāid, Translated By Mulānā Dilshād Aḥmad Qādrī, Anwā Al-Salām, Parānī Chishtiān, Punjab, Pākistān, 2013.
4. Badāūni, FaẓalRasūl, ʿAllāmah, Saif Al-Jabbār, Taqdīm-O-Taqīq, Takhrīj-O-Tartīb, ʿAllāmah Muḥammad ʿAtif Qādrī, World View Publishers Lāhor, 2018.
5. Badāūni, FaẓalRasūl, ʿAllāmah, Aqīdah-E-Shafāʿ T, Tashīl-O-Takhrīj, ʿAllama Asīd-Ul-Ḥaq Qādrī, Tāj Al-Faḥūl Academy, Badāūn, S N.
6. Badāūni, Faẓal Rasūl, ʿAllāmah, Burāk Muḥammadīyyah, Translator Mulānā Ghulām Qādir Bhervī, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2009.
7. Badāūni, Faẓal Rasūl, ʿAllāmah, Faṣal Al-Khiṭāb, Tashīl-O-Takhrīj, ʿAllāmah Asīd-Ul-Ḥaq Qādrī, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2009.
8. Badāūni, Faẓal Rasūl, ʿAllāmah, Ḥarz-E-Muʿ Aẓẓam,Tashīl-O-Takhrīj, ʿAllāmah Asīd-Ul-Ḥaq Qādrī, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2009
9. Badāūni, Faẓal Rasūl, ʿAllāmah, Ziārat-E-Roḍah-E-Rasūl, Translation And Arrangement By ʿAllāmah Asīd-Ul-Ḥaq Qādrī, Taj Al-Fahul Academy Badāūn, 2009.
10. Badāūni, ʿAbd Al-Ḥamid, Jamʿ Fātwā, Al-Jawāb Al-Mashkūr, Compiled And Translated By Mulānā Dilshād Aḥmad Qādrī, Taj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2013.
11. Fardusī, ʿAbd Al-Waḥīd, Qādhī, Darbār-E-Ḥaq-O-Hidāyat, Ḥanfiah Press, Patna, 1318 A.H.

12. *Majīdī,ʿAbd Al-ʿAlīm Qādrī, Tadhkirah Khānwādā, Qādrīah, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn,2012.*

13. *Makkī, Aḥmad Bin Zainī Dahalān, Sheikh, Al-Durur Al-Sunnīyyah, Translator, Mulānā Muḥammad Ḥabīb Al-Rehmān Qādrī Badāūni, 2009.*

14. *Muḥammad Ghazālī, Imām, Ḥaq-O-Bāṭil Kā Faislah, Translated By Muftī Dilshād Aḥmad Qādrī, Dār Al-Islam, Lāhor, 2015.*

15. *Qādrī, Ḥakīmʿ Abd Al-Qayūm Shahīd, ʿAllāmah, Murday Sunthay Hen, Tashīl-O-Takhrīj, Mulānā Dilshād Aḥmad Qādrī, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2008.*

16. *Qādrī, Ḥussain Aḥmad, Mūlānā, Maslaha-E-Qayām-E-TʿAẓīmī, Tashīl-O-Takhrīj, Mulānā Khālid Qādrī, Majīdī, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2013.*

17. *Qādrī, Muḥammad Ḥabib Al-Reḥmān, Mulānā, Shāriḥah Al-Ṣadūr Fī Aḥkām Al-Qabūr, Tashīl-O-Takhrīj, Mulānā Mujāhid Raḍa Qādrī, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2009.*

18. *Qādrī, Muḥammad Muḥī Al-Dīn, ʿAllāmah, Shams Al-Imān, Tāj Al-Faḥūl Academy Badāūn, 2012.*

19. *Sihaswānī, SīadAbd Al-Bāqī, Mulānā, Ḥayāt Al-ʿUlāmā, Ḥanīf Naqvī, National Council For The Promotion Of Urdu Language New Delhi, 2010.*

20. *Sihaswānī, SīadAbd Al-Ṣamad, Ḥafīz Bukhārī, Sheikh Ibni Taymīyyah K ʿAqāid, Mulānā Dilshād Aḥmad Qādrī, Tāj Al-Faḥūl Academy, Badāūn, 2009.*